Regd. No. L. 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
ربوہ
الفضل
فی پرچہ ۲؍
یوم یکشنبہ ★ ۱۳؍ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۵؍ احسان ۱۳۳۴ ہش ★ ۵؍ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۳۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے

ربوہ ۴؍ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق زیورچ سے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ۴؍ جون کو جو اطلاع بذریعہ تار ارسال فرمائی۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۲؍ جون بوقت دس بجے شب

"حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کامل عطا فرمائے

مشتاق احمد باجوہ، پرائیویٹ سیکرٹری"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

میٹرک کے امتحان میں ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

بفضلہ تعالیٰ پنجاب بھر میں دوئم پوزیشن حاصل کی

یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ مکرم بشیر احمد صاحب (گورنمنٹ کوارٹرز ۳۲۷ ڈی۔ لاہور) کی صاحبزادی بشریٰ خورشید نے امسال پنجاب سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے میٹرک کے امتحان میں بفضلہ تعالیٰ ۶۷۵ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ پنجاب بھر کی طالبات میں دوئم اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی کوارٹرز لاہور کی جملہ طالبات میں اول رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے مبارک کرے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال ان کی بڑی بہن نصیرہ اختر نے میٹرک کے امتحان میں ۶۱۴ نمبر حاصل کئے۔ تھے اور وہ اسی سکول میں اول آئی تھیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

امانت خاص کی تحریک اور احباب جماعت کا فرض

ربوہ ۴؍ جون۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ میں آپ نے موجودہ زمانے میں مالی قربانی کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو "امانت خاص" کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے آج تک مالی قربانی کی جتنی تحریکیں بھی کی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت عظیم مصالح پر مبنی تھیں۔ چنانچہ ہم میں سے ہر شخص اس کا گواہ ہے کہ آئندہ چل کر ان کی وجہ سے بڑے بڑے عظیم کارنامے ظہور میں آئے حضور نے اب "امانت خاص" کی جو تحریک فرمائی ہے یقیناً اس میں بھی جماعتی ترقی کے وسیع امکانات پوشیدہ ہیں۔ اور انشاء اللہ آگے چل کر زمانہ خود بتا دے گا کہ جماعتی نقطۂ نگاہ سے یہ تحریک بھی کس قدر عظیم مصلحتوں پر مبنی تھی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا پس انداز کیا ہوا روپیہ اس تحریک کے تحت مرکز میں جمع کرا کر اجر عظیم کے مستحق بنیں اس طرح ان کا مال بھی محفوظ رہیگا۔ اور انہیں مستقل طور پر ثواب بھی ملتا چلا جائے گا۔

میٹرک کے پرائیویٹ طلبہ کا نتیجہ

لاہور ۴؍ جون۔ پنجاب سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن نے میٹرک کے ۱۸ ہزار طلبہ کے نتیجے کا اعلان کر دیا ہے۔ کامیاب طلبہ کا تناسب ۲۹ فیصد رہا۔

★ کراچی ۴؍ جون۔ زرعی ترقیاتی مالی کارپوریشن کی سرگرمیوں کو وسیع کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے دو کروڑ روپیہ لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے اب دیہی علاقوں میں قرضہ حاصل کرنے کی مزید سہولتیں بہم پہنچائی جائینگی۔

مشرقی بنگال میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کے اعلان کا خیر مقدم

ڈھاکہ ۴؍ جون۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے مشرقی بنگال میں پارلیمانی حکومت بحال کرنے کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ ملک کے سیاسی حلقوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ مختلف طبقوں کی طرف سے حکومت کے اس اقدام کو جرأت مندانہ اور صحت مندانہ اقدام قرار دیا گیا ہے۔ اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ یہ ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔ مشرقی بنگال مسلم لیگ کے صدر مولانا اکرم خاں نے کہا ہے کہ صوبے میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کے اعلان سے مجھے خوشی ہوئی ہے۔ عوامی مسلم لیگ کے نائب صدر مسٹر عطاء الرحمٰن نے بھی اعلان کا خیر مقدم کیا ہے انہوں نے مزید کہا ہے تاہم وزارت بنانے کے لئے جو طریق اختیار کیا گیا ہے، مجھے اس سے اختلاف ہے۔ متحدہ محاذ کے لیڈر مسٹر اے کے فضل الحق کل اس وقت تک کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کیا۔ جب تک کہ وہ وزیر اعظم کے اعلان کے متعلق اپنی پارٹی کے دوسرے ارکان سے بات چیت نہ کریں۔ انہوں نے یہ بتانے سے بھی انکار کیا کہ وہ نئی حکومت بنانے کے لئے اپنی طرف سے کس کو نامزد کریں گے۔ کراچی ۴؍ جون کے بعض حلقوں نے بھی وزیر اعظم کے بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے (ابتدائی خبر صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

الجزائر میں ۹ ہزار سابق فوجیوں کو طلب کر لیا گیا

پیرس ۴؍ جون۔ حکومت فرانس نے الجزائر میں قوم پرور عناصر کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ۹ ہزار سابق فوجیوں کو طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں فرانسیسی گورنر جنرل کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان فوجیوں کو فوری طور پر طلب کر لیں ان میں بہت سے مسلمان فوجی بھی شامل ہیں۔

تونس کی داخلی خود مختاری کے سمجھوتے پر دستخط ہو گئے

پیرس ۴؍ جون۔ ۹ ماہ کی بات چیت کے بعد کل یہاں فرانس اور تونس کے نمائندوں کے درمیان تونس کی داخلی خود مختاری کے تفصیلی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ اس کے تحت داخلی خود مختاری کے وسیع اختیارات تونسی باشندوں کو سونپ دیئے جائیں گے۔ لیکن دفاع، امور خارجہ اور رسل و رسائل کے محکمے بدستور فرانس کی ہی تحویل میں رہیں گے۔ آئندہ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل ہائی کمشنر کہلائے گا وہ ۲ سال کے اندر اندر پولیس کا محکمہ قومی حکومت کے حوالے کر دے گا۔ تونس کے وزیر اعظم طاہر بن عمار نے سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ سمجھوتے کی بات چیت توازن اور عدل و انصاف کی بنیاد پر ہوئی ہے۔ تونس کے قومی لیڈر حبیب بورقیبہ نے کہا کہ سمجھوتے کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ تونس کو فرانس کے ساتھ دوستی کی بنیاد پر خود مختاری حاصل ہوئی ہے۔ تونس کے ایک اور قومی لیڈر صلاح بن یوسف نے سمجھوتے پر نکتہ چینی کی ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جون ۱۹۵۵ء

سائنس اور سماج

ذیل میں ہم نوائے وقت ۴ جون ۱۹۵۵ء سے جناب محمود عارفی صاحب ایم اے کا ایک مکتوب بجنسہٖ درج کرتے ہیں۔

"مکرمی! "سائنس اور سماج" کے عنوان سے ایک خیال انگیز مقالہ "نوائے وقت" کی ایک قریبی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ جس میں فاضل مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ "ہم نے اپنے کارخانوں میں ہوائی جہاز تو لاکھوں تیار کر ڈالے۔ لیکن ایسا انتظام کیونکر کریں کہ زندگی کی بنیادی صفات لوٹ آئیں۔ طاقت اہمیت اور رفتار پر زور دے کر ہم خلوص سادگی اور شادمانی سے محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جن کے بغیر بنیادی زندگی سراب ہے۔ طمانیت نہیں" یہ الفاظ پکار پکار کر موجودہ سائنسی تحقیقات اور ایجادات کے عجز اور بے بسی کا اعتراف پیش کر رہے ہیں۔ یہ الفاظ واشگاف انداز میں انسانیت کی روحانی پیاس کا اعلان ہیں۔ آج پریشان اور ناشاد دنیا کو اگر کوئی چیز طمانیت بخش سکتی ہے۔ تو وہ مذہب اور خدا ہے۔ مذہب کا نام آتے ہی بعض لوگ اختلافات مذاہب اور مذہبی لوگوں لوگوں کی تنگ نظری اور تعصب کی طرف نشاندہی کرنے لگتے ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اختلاف مذاہب خود غرض مذہبی راہنماؤں کے پیدا کردہ ہیں۔ جب آپ غور کریں گے تو اس نتیجہ پر پہونچیں گے۔ کہ جب کائنات ایک ہے خدا ایک ہے۔ اور قوانین قدرت ہر جگہ ایک ہی طریق پر کارفرما ہیں۔ تو لامحالہ دنیا کا مذہب بھی ایک ہی ہونا چاہیئے۔

اور جب آپ تاریخ مذہب کا مطالعہ کریں گے۔ تو پھر اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ عالمگیر مذہب ہونے کے تقاضے اگر کوئی پورا کر سکتا ہے۔ تو وہ اسلام ہے۔ آج دنیا میں کوئی مذہبی کتاب قرآن مجید سے زیادہ مکمل اور محفوظ شکل میں موجود نہیں ہے نہ کوئی زندگی اپنی تفصیلات میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سوا محفوظ ہے۔ ان حالات میں دنیا کے مصائب اور دکھوں کا علاج اگر کوئی پیش کر سکتا ہے۔ اور دنیا کو ایٹم اور ہائیڈروجن بموں سے بچا سکتا ہے۔ تو وہ صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔

لیکن یہ کتنی بڑی ٹریجڈی ہے۔ کہ وہ مسلمان جسے ساری دنیا کا علاج کرنا تھا۔ آج خود بیمار ہے۔ جسے ساری دنیا کو اسوۂ رسول سکھانا تھا۔ آج خود خلق محمدی سے بیگانہ ہے۔

آج تمام دنیا کے مسلمانوں کو قرآن حکیم کی سورۂ محمدؐ کی آخری آیت کے آخری الفاظ پکار پکار کر بیداری اور احساس فرض کا پیغام دے رہے ہیں۔

"اگر تم روگردانی کرو گے۔ تو خدا تعالے تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا۔ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے"

اسلامیہ پارک لاہور محمود عارفی ایم۔ اے (اسلامیات)

اس مکتوب میں فاضل مکتوب نویس نے جو باتیں پیش کی ہیں۔ وہ سو فیصدی صحیح ہیں۔ اور ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔

یہ امر کہ سائنس کی ترقی کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اخلاق اور انسانیت میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ بلکہ اسے نقصان پہونچا ہے ایسا امر ہے جسکو "سائنس اور سماج" کے مغربی مقالہ نگار نے ہی آج پیش نہیں کیا۔ بلکہ بہت سے حساس اہل مغرب اسے دیر سے محسوس کر رہے ہیں۔ اور یورپ اور امریکہ میں اس کے متعلق کافی لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اہل مغرب بھی جو سائنسی ترقیوں کے طوفان میں تھپیڑے کھاتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے کسی سفینۂ نوح کی بے حد ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔

اس ضمن میں ہم مشرقیوں خاصکر مسلمانوں کو ایسے مقالے پڑھ کر اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ مغرب نے فلسفہ سائنس اور مادیات میں جو محیر العقول ترقی کی ہے۔ وہ اگر دانشمندان مغرب نے ایٹم اور ہائیڈروجن بم سے تباہ نہ کر دی تو یقیناً دنیا میں قائم رہے گی۔ اور سائنس دان پیچھے نہیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے جائیں گے۔ اور یہ ترقیاں نہ صرف یورپ تک محدود رہیں گی۔ بلکہ تمام دنیا پر چھا جائیں گی۔ اور اہل مشرق اور اہل جزائر اور اہل افریقہ پر بھی ان کا وہی اثر ہوگا۔ جو اہل مغرب پر ہو رہا ہے

فاضل مکتوب نگار نے یہ بھی صحیح فرمایا ہے کہ

"ان حالات میں دنیا کے مصائب اور دکھوں کا علاج اگر کوئی پیش کر سکتا ہے۔ تو وہ صرف اور صرف اسلام ہی ہے" مگر اس کے ساتھ ہی فاضل مکتوب نگار سخت مایوس بھی ہیں جیسا کہ وہ فرماتے ہیں۔

"لیکن یہ کتنی بڑی ٹریجڈی ہے۔ کہ وہ مسلمان جسے ساری دنیا کا علاج کرنا تھا۔ آج خود بیمار ہے۔ جسے ساری دنیا کو اسوۂ رسول سکھانا تھا آج خلق محمدی سے بیگانہ ہے"

اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم تو موجود ہے قرآن پاک اور اسوۂ رسول اللہ موجود ہے۔ مگر ان کو دنیا کا علاج سمجھنے والے بھی اس کے فوائد سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہونا چاہیئے: فاضل مضمون نگار نے اس کا جواب باصواب بھی خود ہی دیا ہے۔ جو درست ہے کہ

"آج تمام دنیا کے مسلمانوں کو قرآن حکیم کی سورۂ محمدؐ کی آخری آیت کے آخری الفاظ پکار پکار بیداری اور احساس فرض کا پیغام دے رہے ہیں۔ "اگر تم روگردانی کرو گے تو خدا تعالے تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا۔ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے"۔

بے شک جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے فرمایا ہے۔ "آج دنیا میں کوئی مذہبی کتاب قرآن مجید سے مکمل اور محفوظ شکل میں موجود نہیں ہے۔ نہ کوئی زندگی اپنی تفصیلات میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سوا محفوظ ہے۔ مگر باوجود اسکے بقول فاضل مکتوب نگار جب وہی لوگ جن کو یہ امانت سونپی گئی تھی بیمار ہیں تو پھر کون ہے جو دنیا کے بیمار کو تندرست کرے۔ کیا آج وہی حالت نہیں ہو گئی۔ جس کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

ظھر الفساد فی البر والبحر

کیا پھر اللہ تعالے نے اس کلام اللہ میں یہ نہیں فرمایا کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

جب مکمل تعلیم اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے موجود ہوتے ہوئے بھی دنیا پر یہ نازک حالت طاری ہو گئی ہے اور کوئی نہیں جو اس کو از سر نو زندہ کرے تو سوال ہے کہ کیا آیہ متذکرہ بالا کے مطابق خود اللہ تعالے بھی اپنے وعدہ سے نعوذ باللہ پھر گیا ہے؟ اور کیا وہ سورہ محمدؐ کی آیہ کریمہ کے مطابق جس کا ترجمہ فاضل مکتوب نگار نے دیا ہے۔ روگردانی کرنے والوں کو چھوڑ کر کسی دوسری قوم کو پیدا کرنا وہ نعوذ باللہ بھول گیا ہے۔ جو اللہ تعالے کے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔

جماعت اسلامی کا

حکومت نے مولانا مودودی صاحب کی باقیماندہ سزا منسوخ کر کے انہیں رہا کر دیا ہے۔ انہیں کیوں سزا دی گئی تھی۔ اور اب ان کی سزا کو کیوں منسوخ کر دیا ہے۔ ہم اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اگرچہ ہم کو مولانا مودودی صاحب کی ذات سے ضرور دلچسپی ہے۔ اور ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ آئندہ وہ احتیاط سے کام لیں گے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ جن باتوں کی وجہ سے ان پر مصائب آئی۔ خواہ وہ اپنا قصور سمجھیں یا نہ سمجھیں وہ ضرور ایسی تھیں۔ جن سے ارباب اختیار کے نزدیک ملک میں خرابی پیدا ہوتی تھی کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ان کے نقطۂ نظر سے متفق نہیں تھے۔ اور آپ نے جو اپنا دفاع پیش کیا تھا۔ وہ ان کی تسلی نہیں کر سکتا تھا۔

چونکہ ایسے اختلافات کا ہر وقت امکان ہے۔ اور جو لوگ ملک کے نظم و نسق کے ذمہ دار ہوتے ہیں ضروری نہیں کہ وہ محض منطقی دلائل سے جو ان کے نزدیک سوفسطائی ہوں متاثر ہو کر ہنگامی حالات میں فوری اقدام لینے سے گریز کریں۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ یہ مولانا مودودی صاحب اور ان کے دوستوں کا کام ہے کہ وہ غور کریں۔ ہم اس ضمن میں جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے وفد بنا کر چیف منسٹر سے درخواست کی تھی کہ مولانا نیازی اور مولانا مودودی صاحب کی باقیماندہ سزا منسوخ کی جائے۔ ان میں مسٹر گبن پنجاب اسمبلی کے اینگلو انڈین ایم۔ ایل۔ اے۔ بھی ہیں۔ پھر مولانا مودودی صاحب کی ضمانت پر رہائی کے وقت اسلامی جماعت نے جو شاندار دعوت دی تھی۔ ایسے مہمانوں کے ساتھ مسٹر گبن کا نام بھی خاص طور پر بیان کیا گیا تھا۔ حالانکہ بہت سے مسلمان اکابر کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسٹر گبن جو ایک اینگلو انڈین عیسائی ہیں۔ اس کا جماعت اسلامی سے کیا تعلق ہے۔ جو یہ دعوے کرتی ہے کہ وہ اقامت دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔

اس ضمن میں شاید یہ حقیقت بھی تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں "پراسرار موٹر" کے متعلق مسٹر گبن ہی چیف گواہ تھے۔ اور ہمیں شبہ ہے کہ انہی کی گواہی سے متاثر ہو کر شاید عدالت مذکور نے "پراسرار موٹر" کے وجود کو تسلیم کرنے سے صاف انکار نہیں کیا چنانچہ عدالت نے کہا ہے۔

"اگرچہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پراسرار گاڑی میں بعض نامعلوم آدمی اس دن شہر میں گھومتے رہے"

واقعہ کیا تھا اور آپکی شہادت کیا تھی۔ ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم کو تو صرف اس امر پر تعجب ہے کہ ایک اینگلو انڈین عیسائی اسلامی حکومت کے معاملات سے کیا دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور مولانا مودودی صاحب کی جماعت اسلامی سے انکا کیا تعلق ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل اہم پیغام گو پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔ لیکن بطور یاددہانی پھر شائع کیا جاتا ہے۔

برادران!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے گزشتہ ہفتہ ۲۶ فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ اور تھوڑے سے وقت کے لئے میں ہاتھ پاؤں چلانے سے معذور ہو گیا۔ پہلے ڈاکٹروں کا خیال ہوا کہ شاید Cerelecral Therombasis کا حملہ ہوا ہے۔ یعنے بعض شریانوں میں خون منجمد ہو گیا۔ اور جو خون دماغ کو غذا پہونچاتا ہے۔ اور جس سے فکر انسانی اور عقل انسانی پیدا ہوتے ہیں۔ اس کمی کی وجہ سے دماغ کا عمل معطل ہو گیا۔ اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ مگر بعد میں دوسرے ماہرین ڈاکٹر جو لاہور سے بلوائے گئے انہوں نے رائے ظاہر کی کہ یہ حملہ اتنی جلدی گزر گیا ہے کہ یہی سمجھنا چاہیئے کہ دماغ کی رگ پھٹی نہیں۔ اور نہ ہی دماغ یا دل کے Thrombasis کا حملہ ہوا ہے۔ بلکہ صرف بعض رگیں سکڑ گئیں (Viso Spesin) اور ان کی وجہ سے دماغ کو خوراک پہونچنی بند ہو گئی ہے۔ ان ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ چند ہفتوں میں دماغ کی حالت اپنے معمول پر آ جائے گی۔ لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے۔ اس کی رفتار اتنی تیز نہیں۔ پہلے دن تو میں کسی چیز کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا تھا۔ ہاتھ ڈالتا کہیں تھا اور پڑتا کہیں تھا۔ اب ہاتھ کی حس میں یہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جس چیز کو پکڑنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اس تک ہاتھ پہونچ جاتا ہے۔ یعنے فاصلہ اور جہت کا اندازہ ٹھیک ہونے لگ گیا ہے۔ مگر اس بیماری میں لیٹے رہنے کی وجہ سے پاؤں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ آدمیوں کے سہارے سے ایک دو قدم چل سکتا ہوں۔ مگر وہ بھی مشکل سے اور چلنے سے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں۔ اور گھٹنوں درد معلوم ہوتی ہے۔ دماغ اور زبان کی کیفیت ایسی ہے کہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا۔ اور ڈاکٹروں نے دماغی کاموں سے قطعی طور پر منع کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ معمولی ملاقاتوں سے بھی۔ ان کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہیئے۔ اور ابھی میرے سامنے تفسیر قرآن کا بہت بڑا کام پڑا ہے۔ ان حالات میں ڈاکٹری مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ میں اہل و عیال اور دفتری عملہ کو لے کر کچھ عرصہ کے لئے یورپ چلا جاؤں۔ تاکہ جلد ہی اس مرض کی روک تھام ہو جائے۔ پہلے امریکہ کا خیال تھا۔ مگر چونکہ امریکہ کا ایکسچینج نہیں ملتا۔ اس لئے اس ارادہ کو چھوڑنا پڑا۔ لیکن یورپین علاقہ میں انگریزی سکہ چل جاتا ہے۔ اور برطانوی کامن ویلتھ کے مختلف علاقوں میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے کافی تعداد میں موجود ہے۔ مثلاً افریقہ کے کئی علاقے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے یورپ جانے میں مشکلات بہت کم ہیں۔ میں نے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مشورہ کے لئے تار دی۔ تو انہوں نے تار میں جواب دیا۔ کہ خدا کے فضل سے یورپ کے بعض ممالک میں علاج کی بہت سی سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور کامل سامان مل سکتا ہے۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ تکلیف بڑھ جائے۔ میں یورپ چلا جاؤں اور وہاں کے ڈاکٹروں سے علاج کراؤں۔ تاکہ میں اچھا ہو کر خطبہ بھی دے سکوں۔ تفسیر بھی مکمل کر سکوں۔ اور جماعتی ترقی کے لئے جس غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے

وہ قائم رہے۔ چونکہ سکہ کی دقتیں یورپ کے سفر میں ہمارے راستہ میں اس قدر روک نہیں ہوں گی۔ جس قدر امریکہ کے سفر میں ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس سفر کے لئے ممکن ہے کہ اگر سلسلہ کے پاس روپیہ ہو تو گورنمنٹ کی طرف سے غیر ملکی سکہ مل جائے۔ یا اگر ہماری افریقہ کی جماعتیں اخلاص کا ثبوت دیں۔ تو غیر ملکی سکہ کی بہت سی مشکلات ان کے ذریعہ سے پوری ہو جائیں گی۔ کیونکہ ان کے پاس وہی سکہ ہے۔ جو یورپ میں چلتا ہے۔ جب میں ۱۹۲۴ء میں انگلینڈ گیا تھا۔ تو ہندوستان کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ اور ہندوستانی جماعت اخراجات سفر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس وقت زیادہ ایسٹ افریقہ عراق اور چند اور غیر ممالک کے احمدیوں نے اکثر حصہ بوجھ کا اٹھایا تھا۔ قادیان کی انجمن ہمارے کھانے کے لئے بھی خرچ نہیں بھجوا سکتی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے افریقہ اور عرب کی جماعتوں کے اندر اس قدر اخلاص اور ایمان پیدا کر دیا۔ کہ سارے قافلے کے کھانے اور تبلیغ کا خرچ میں ادا کرتا تھا۔ یا یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ادا کرتا تھا۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ میں نے مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ایسٹ افریقہ کے چند دوستوں کو لکھا۔ کہ مجھے سفر کی ضرورتوں اور جماعت کے وفد کے اخراجات کے لئے کچھ انگریزی سکہ قرض کے طور پر دے دیں۔ وہ آدمی تو تھوڑے تھے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ اس وقت تک ایسی حیثیت کے آدمی چند تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میاں اکبر علی صاحب۔ سید معراج الدین صاحب۔ اور بابو محمد عالم صاحب ممباسوی ایسی حالت میں تھے۔ کہ کچھ قرضہ دے سکیں۔ لیکن ایمان دنیا کے خزانوں سے بڑا ہوتا ہے۔ ایمان نے ان کی تمام مالی کمزوریوں کو دور کر دیا۔ مجھے یاد ہے کہ بابو اکبر علی صاحب نے اپنی تجارت کا ایک حصہ نیلام کر دیا۔ اور روپیہ مجھے قرض بھجوا دیا۔ چونکہ یہ جماعتی حساب میں تھا جماعت نے ادا کر دیا۔ مگر اس وقت ایک عجیب لطیفہ ہوا۔ جو خدا کی قدرت کا نمونہ تھا۔ عراق میں ہمارے صرف ایک احمدی دوست تھے۔ اور ان کی مالی حالت کچھ اچھی نہیں تھی۔ میں نے ان کو بھی لکھا۔ انہوں نے اپنے کسی اور دوست سے ذکر کر دیا۔ ایک دن لنڈن کے ایک بنک نے مجھے اطلاع دی کہ تمہارے نام اتنے سو پونڈ آیا ہے۔ میں نے سمجھا کہ قادیان نے مبلغین کے قافلہ کا خرچ بھجوایا ہے۔ لیکن دریافت کرنے پر بنک نے بتایا کہ قادیان یا ہندوستان سے وہ روپیہ نہیں آیا۔ بلکہ عراق سے آیا ہے۔ میں نے بیت المال قادیان کو اطلاع دی کہ آپ لوگوں نے قرض کی تحریک کی تھی اور میں نے بھی اس کی تصدیق کی تھی اس سلسلہ میں روپیہ آنا شروع ہوا ہے۔ آپ نوٹ کر لیں اور چونکہ بعد میں ادا کرنا ہے اور عراق کا پتہ ان کو دیا کہ یہاں سے اتنے سو پونڈ آیا۔ جب میں ہندوستان واپس آیا۔ تو میں نے اس وقت کے ناظر صاحب بیت المال سے کہا کہ کیا اس روپیہ کا پتہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رجسٹریاں لکھ لکھ کر تھک گئے ہیں۔ سارے احمدی انکاری ہیں کہ ہم نے روپیہ نہیں بھیجا۔ پہلے اس سعید غیر احمدی کو خط لکھنے شروع کئے کہ آنا روپیہ آپکی طرف سے جاتا ہے غالباً اس قرضہ کی تحریک کے نتیجہ میں ہے جو بیت المال کی طرف سے کی گئی تھی۔ آپ اطلاع

تاکہ سلسلہ اس کو اپنے حساب میں درج کرلے۔ لیکن کئی ماہ مسلسل رجسٹری خطوط بھجوانے کے بعد ایک جواب آیا۔ اور وہ جواب یہ آیا کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ کہ میں نے سلسلہ احمدیہ کو کوئی قرض دیا ہے۔ چھ سو یا آٹھ سو پونڈ انہوں نے لکھے کہ میں نے لنڈن بنک کے ذریعہ آپ کو بھجوائے تھے۔ مگر وہ بیت المال کو قرض نہیں بھجوائے تھے۔ بلکہ وہ آپ کو نذرانہ تھے۔ اس خط کے وصول ہونے پر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ کہ اس غیر احمدی کو اللہ تعالیٰ نے وہ توفیق دی۔ جو کئی احمدیوں کو بھی نہ ملی تھی۔ ممکن ہے غیر احمدیوں میں کوئی مالدار ہو۔ مگر میرے علم میں تو غیر احمدیوں میں بھی کوئی اتنا مالدار نہیں تھا۔ جو اس کثرت سے چھ سو یا آٹھ سو پونڈ نذرانہ بھجوا دے۔ مگر بہرحال چونکہ وہ سلسلہ کے لئے مدنظر تھا اور وہ بھیجنے والا غیر احمدی تھا۔ اس لئے میں نے نوٹ کر لیا کہ یہ روپیہ سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد لنڈن کے حساب میں میں نے وہ رقم بنک میں جمع کرادی۔ اور حساب کرکے گذشتہ سال تحریک جدید کو مسجد لنڈن کے حساب میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۷۲ یا ۱۵۰۰ پونڈ ادا کر دیئے جس سے مسجد لنڈن کی مرمت وغیرہ ہوئی۔ بہرحال اس طرح میں بھی اپنے قرض سے سبکدوش ہوا۔ اور مسجد کی مرمت بھی ہو گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے خانۂ خدا خانۂ کفر میں بنوانے کی توفیق بخشی۔ اسی نے وہ نذرانہ بھیج کر مجھ پر احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی کہ میں اس کے احسان کی قدر اس صورت میں ظاہر کروں کہ وہ روپیہ خانۂ خدا کے بنانے پر خرچ ہو جائے۔

اس وقت ہماری جماعت اس وقت سے کئی گنے زیادہ ہے۔ بلکہ شاید بیس گنے زیادہ ہے۔ اور اگر مرکز احمدیت کی تحریک پر وہ لوگ بھی انگریزی سکہ سے ہماری مدد کریں۔ خواہ قرض کے طور پر ہی ہو تو یہ سفر ہمارا آسانی سے گذر جاتا ہے۔ چونکہ میں بیماری کی وجہ سے جا رہا ہوں۔ اسلئے امید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بہت سا انگریزی سکہ خریدنے کی اجازت مل جائیگی لیکن وہ لوگ جن پر پاکستانی قانون نہیں چلتا۔ اگر انگریزی سکہ ہمیں مہیا کردیں تو انٹرنیشنل قانون کے ماتحت یہ جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے فرض کو سمجھ سکیں۔ ادا کر سکیں تاکہ اگر وحی جلی ان پر نازل نہیں ہوئی۔ تو وحی خفی تو ان پر نازل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن پر ہم وحی کریں گے گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرتا تھا وہ وحی کے ماتحت کرتا تھا۔ یہی معاملہ خدا کا میرے ساتھ رہا ہے میں نے تو ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ دیکھا ہے۔ اور اس سے کہا ہے کہ اپنے نوکر کو دوسروں کی ڈیوڑھی سے مانگ کر گذارہ کرنے پر مجبور مت کر کہ اس میں نوکر کی ہتک نہیں۔ آقا کی ہتک ہے۔ اگر میرا نوکر دوسرے کے گھر سے روٹی مانگے تو وہ میری عزت برباد کرتا ہے۔ اسلئے کبھی انسان کے مال پر نہ میں نے نظر رکھی ہے۔ نہ آئندہ کبھی رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میری خود ہی مدد کی ہے۔ اور آئندہ بھی وہی مدد کرے گا۔ کسی نے میری مدد نہیں کی۔ کہ خدا تعالیٰ اس سے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔ درجنوں مثالیں اس کی موجود ہیں جو چاہے میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں تاکہ کوئی یہ نہ شبہ کرے کہ میں لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں۔ آخر وہ اس کا کیا جواب دے گا۔ کہ ایک شخص جو بالکل غریب حالت میں تھا۔ اس نے میری مدد کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسکو دولت دے دی یا اس کی اولاد کو اتنی تعلیم دلا دی کہ وہ صاحب اثر و رسوخ بن گیا۔

خیال ہے خدا توفیق دے تو اپریل میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جاؤں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ کھول دے۔ اور اگر یہ سفر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہے تو اس کو صحت کا موجب بنائے

دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حفاظت خاص یعنی جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے ہی رقوم کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت تھی اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے مخلصوں اور [illegible] سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے۔ کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو۔

اس موقعہ پر میں یہ کہنے میں بھی فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو شکوہ پیدا ہوا تھا کہ اس سال تحریک وعدے پورے نہیں آ رہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس شکوہ کے دور کرنے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کی تاریخ تک قریباً چھ ہزار کے وعدے زائد آ چکے ہیں اور موجودہ رفتار پر قیاس رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میعاد کے آخر تک اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے چالیس پچاس ہزار روپے کے وعدے بڑھ جائیں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ بات عجیب ہے۔ مگر خدائے عجیب کی نظر میں یہ بات عجیب نہیں۔ کیونکہ اسکے مخلص بندوں کے ہاتھوں سے ایسے معجزے ہمیشہ ہی ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔ پہلے بھی خدا تعالیٰ ایسے ہی بندوں کے چہروں سے نظر آتا رہا ہے۔ اور اب ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ہی انسانوں کے چہروں سے خدا نظر آئے گا۔ اور ان کے دلوں اور ایمانوں سے ایسے معجزے ظاہر نہیں ہوں گے۔ بلکہ برسیں گے۔ منکر انکار کرتے چلے جائیں گے۔ جبرائیل کا قافلہ بڑھتا جائے گا۔ اور آخر عرش تک پہنچ کر دم لے گا۔ عرش کا راستہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات اپنی امت کے لئے کھول دیا ہوا ہے۔ اب کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی۔ جو محمد رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھولا ہوا راستہ بند کر سکے۔ شیطان حسد سے مر جائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مدد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شیطانی حسد کی آگ سے بچائے گی دوزخ چاہے گندھک کی آگ سے بنی ہوئی ہو یا حسد کی آگ سے صاحب الخلق رسولؐ اس سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ دوزخ کے شرارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنوں کے لئے ہیں۔ ان کے دوستوں کے لئے کوثر کا خوشگوار پانی اور جنت کے ٹھنڈے سائے ہیں صرف اتنی ضرورت ہے کہ وہ ہمت کر کے ان سایوں کے نیچے جا بیٹھیں۔ اور آگے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے کوثر کا پانی لے لیں۔ لوگ اپنے باپ کی زمینوں اور مکانوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور ملک کی اعلیٰ عدالتوں تک جاتے ہیں کہ ہمارا ورثہ ہمیں دلوایا جائے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی بدبخت اپنے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورثہ کو نظر انداز کرتا ہے تو اس پر افسوس ہے۔ اس کو تو فیڈرل کورٹ تک نہیں بلکہ عرش کی عدالت تک اپنے مقدمہ کو لے جانا چاہیئے۔ اور اپنا ورثہ لے کر چھوڑنا چاہیئے۔ اگر وہ ہمت نہ ہارے گا۔ اگر وہ دل نہ چھوڑے گا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ورثہ اس کو ملے گا۔ اور ضرور ملے گا صاحب العرش کی عدالت کسی کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی باپ دنیا کے ظالم والدوں کی طرح اپنے بیٹوں کو طبعی حق سے محروم نہیں کرتا بلکہ جب وہ اس سے اپیل کرتے ہیں۔ وہ ان کے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ورثہ ان کو دیتا ہے۔ بلکہ ورثہ کے حصہ سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ رحیم کریم ہے۔ اور وہ رحیم کریم یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی روحانی اولاد اپنے ورثہ سے محروم ہو جائے سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کی جائے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے فرض کو پہچانو کہ خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا۔ اور جب وہ وقت آئے گا۔ تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اسکو بھی برکتوں کی چادروں میں لپیٹ کر بھیجا جائے گا۔ اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا۔ اس پر بھی برکتیں نازل ہوں گی۔ جو تم سے محبت کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ محبت کریگا۔ اور جو تم سے دشمنی کریگا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کریگا

میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا۔ اسکو پورا کریں۔ دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ قادیان میں ایک امانت فنڈ کی میں نے تجویز کی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کرائیں

خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کے لئے خلیفۂ وقت سے جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا۔ اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ستائیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے۔ اور ان کو اس امانت کے ذریعہ دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا۔ اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں تفصیلاً آئے گا۔ مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے۔ تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔ اپنی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جس طرح پہلے دور میں ذمہ دار تھے۔ اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں۔ اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔ یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کے لئے ہوگی۔ صرف اتنا فرق ہوگا۔ کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپے یا اس سے زائد لینا چاہے۔ اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ امانت داروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے۔ ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ ادا ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے۔ اور بغیر پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثواب عظیم کمائیں گے۔ اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب بنے گی۔ اور اس کے لئے سکیم آئندہ بنائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک مؤقت امانت ہوگی۔ جس کے لئے آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائے گا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہوگا۔ اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں۔ تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں۔ اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کے کام بسہولت جاری رہ سکیں گے۔ اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔

میں اس وقت بالکل بے کار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے اپنے پرانے حق کی بناء پر جو پچاس سال سے زیادہ عرصہ کا ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے بے عملی کی زندگی سے بچائے۔ کیونکہ اگر یہ زندگی خدانخواستہ لمبی ہونی ہے۔ تو مجھے اپنی زندگی سے موت زیادہ بھلی معلوم ہوگی۔ سو میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے خدا۔ جب میرا وجود اس دنیا کے لئے بے کار ہے۔ تو تو مجھے اپنے پاس جگہ دے۔ جہاں میں کام کر سکوں۔ سو اگر چاہتے ہو۔ کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو۔ تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔ تاکہ خدا تمہاری مدد کرے۔ اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا۔ وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس امانت کی تحریک کے متعلق مجھے بار بار تحریک کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ احباب جماعت اور خواتین خود ہی یہ تحریک اپنے دوستوں میں کرتے رہیں گے۔ اور اس کو زندہ رکھیں گے۔

جب ۱۹۲۴ء میں میں نے لندن کا سفر کیا تھا۔ تو اس قدر مالی تنگی ہو گئی تھی۔ کہ تبلیغ کے لئے جو وفد گیا تھا۔ اس کا خرچ بھی مجھ کو ہی دینا پڑا تھا۔ مگر اب ڈاکٹروں کی ہدایت ہے۔ کہ فکر بالکل نہ کریں۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے۔ تو میری فکر بھی دور ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس نیکی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار:

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۱۱/۳/۵۵

سچی باتیں

مولانا عبد الماجد صاحب کے اخبار "صدق جدید" سے "سچی باتیں" کے زیر عنوان مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے۔ جو قارئین الفضل کے افادہ کے لئے ذیل میں بلا تبصرہ شائع کیا جاتا ہے:-

امتحان دیتے دیتے ہماری آپ کی عمریں کیا معنی پشتیں گذر چکی ہیں۔ بقول شخصے ؎

عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

موجودہ نوجوان نسل کی کم سے کم ۴۔۵ پشتیں تو امتحانات دیتی ہی چلی آتی ہیں۔ پھر اسی سو سوا سو سال کی طویل مدت میں کبھی کبھی وہ اندھیر اد یکھنے میں کیا سننے میں بھی آیا تھا۔ جو اب دیکھتے ہی دیکھتے ملک اور خصوصاً یو۔ پی میں مچ گیا ہے؟ نقل چوری سے نہیں انتہائی سینہ زوری سے ہو رہی ہے۔ استادوں۔ امتحانوں کے نگرانوں کو خاطر میں کون لاتا ہے۔ بارہا بیچاروں کے پٹنے اور کھٹکنے کی نوبت آ گئی۔ اور کہیں کہیں تو غریبوں کو جان کے لالے پڑ گئے۔ انتہا یہ ہے۔ کہ اب حفاظت کے لئے مسلح پولیس کے خاص انتظامات بہت بڑے پیمانہ پر ہو رہے ہیں۔ پڑوس کے ملک میں "روشن خیال" "ترقی پسند" خاتون کے مطالبات جو خنجوں کی حد تک پہنچ چکے ہیں، وہ کچھ کم عجیب و غریب ہیں؟ بے پردگی بلکہ بے حیائی کی وکالت اور اس کے بعد اب تعدد ازدواج کی مخالفت جن حدود تک پہنچ چکی ہے۔ اس کا کوئی نظیر امت کی ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ میں ملتی ہے؟ مردوں سے مقابلہ؛ بلکہ کھلم کھلا شریعت سے ٹکراؤ کی یہ جسارت پہلے بھی کبھی رہی ہے؟

لیڈی رومیل کی زبان سے

لاہور کے ایک معزز ہفتہ وار میں اس کے مکتوب قاہرہ سے :

گذشتہ سال جون ۱۹۵۴ء میں جب جرمنی کے مشہور فوجی قائد آنجہانی مارشل رومیل کی بیوی مصر آئیں۔ تو انہوں نے خواتین کی ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ

جرمن عورتوں کو اجتماعی (سوشل؟) خدمات کے علاوہ کسی امر سے سروکار نہیں ہے، اور ہمارے ہاں گھروں میں کام کاج کرنے کے لئے کوئی خادمہ نہیں ہوتی۔ بلکہ گھر کا کام کاج ہم خود سرانجام دیتے ہیں۔

مادام دریہ شفیق نے مارشل کی بیوی کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم مرد سے کسی حیثیت میں بھی پیچھے اور کم نہیں۔ میدان رزم ہو یا بزم ہم دونوں صورتوں میں اس کے ساتھ شریک رہنا چاہتے ہیں۔ اس خطاب کا جواب دیتے ہوئے بیگم مارشل نے کہا۔ کہ "میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتی۔ کہ تم جیسی نرم و نازک عورت افریقہ کے صحراؤں میں ہتھیار اٹھا سکے گی۔" بیگم مارشل نے یہ بات اس لئے اتنی کہی۔ کہ ان کے خاوند مارشل رومیل نے گذشتہ جنگ میں افریقہ کے ریگستانوں میں محیر العقول کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔

اس جواب پر دریہ شفیق خاموش ہو گئیں۔

مصری اخباروں نے اس سوال جواب پر لکھا تھا۔ کہ مادام دریہ کا چہرہ بیگم مارشل کے جواب سے تمتما اٹھا۔ کیونکہ اس جواب سے انہیں خوبصورتی کا سرٹیفکیٹ مل گیا۔ گو جواب ان کے خلاف تھا۔"

کتنا پر اثر اور عبرت انگیز تھا یہ مکالمہ کہ اسلامی نام رکھنے والی خاتون مصریہ فرما رہی تھیں۔ کہ مرد و عورت میں کسی حیثیت سے کوئی فرق نہیں۔ اور غیر مسلم جرمن لیڈی یہ بتا رہی تھی۔ کہ عورت مرد کی سی مشقت برداشت نہیں کر سکتی! — مومنہ جس کا کام فطرت کے بتائے ہوئے ہر فرق کو ملحوظ رکھنا اور اس کا درس دوسروں کو دینا تھا، وہ اپنے مقام سے غافل ہو چکی۔ اور دوسرے اسی تعلیم کو اسی کے ہاں سے لیکر یاد رکھتے ہوئے اور الٹا اب اسی کا درس اسی کو دے رہے ہیں۔

(صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء)

وظائف قرضہ حسنہ کے لئے درخواست دہندگان کیلئے اطلاع

وظائف قرضہ حسنہ وغیرہ کے متعلق درخواست کنندگان احباب مطلع رہیں۔ کہ جب تک پنجاب یونیورسٹی کے ایف۔ اے ایف۔ ایس۔ سی اور بی اے بی ایس سی کے امتحانات کے نتائج نکل نہیں جاتے اس وقت تک فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

میٹرک پاس کرنیوالے طلباء کے متعلق ایک ضروری اعلان

میٹرک کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے۔ جن طلباء نے اپنی زندگیاں اشاعت اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ اور وہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے نمبر مع اور مضامین سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کو انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

امراء صاحبان کے لئے ایک ضروری اعلان

افراد جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت و دینی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ ناظر صاحبان جماعتوں کا دورہ کریں۔ لہذا امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے ضلع کی جماعتوں کی تعداد تحصیل وار نظارت میں بھجوائیں۔ فہرست میں ہر جماعت کے افراد کی تعداد درج ہو۔ نیز اس بات کی صراحت ہو کہ جماعت میں پہنچنے کے لئے آسان ذریعہ کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ ریل جاتی ہے۔ بس یا تانگہ وغیرہ نیز یہ کہ کس دیہاتی جماعت کا پکی سڑک سے کتنا فاصلہ ہے۔ کسی جماعت کے متعلق اگر کوئی خصوصیت ہو تو وہ بھی تحریر کی جائے۔

ان تفصیلات کی تکمیل کے لئے مبلغین علاقہ اور دیگر کارکنان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع کے امراء صاحبان کے ساتھ پورا تعاون کریں!

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ضروری اعلان برائے مہاجرین قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد دربارہ اراضیات قادیان کے متعلق الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں جملہ مہاجرین قادیان سے درخواست ہے کہ وہ قادیان کی زمینوں کے حسب ذیل کوائف تیار فرما کر نظارت امور عامہ میں جلد سے جلد بھجوا کر مشکور فرمائیں تاکہ اپنے پیارے امام کی خدمت عالیہ میں اس اہم کام کی رپورٹ بھجوائی جا سکے۔

ایسے دوستوں سے تعاون کی درخواست ہے کیونکہ جتنی جلدی ایسی رپورٹیں حضور کی خدمت میں بھجوائی جائیں گی۔ حضور کی صحت پر اتنا ہی اچھا اثر پڑے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس کام کی طرف ذاتی توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

الف۔ برائے فروخت کنندگان اراضی

نام۔ ولدیت۔ محلہ قادیان۔ تعداد اراضی۔ قیمت اراضی۔ نام خریدار۔ تاریخ فروخت موجودہ پتہ خریدار اگر معلوم ہو دستخط

ب:۔ برائے خرید کنندگان اراضی

نام۔ ولدیت۔ پیشہ۔ محلہ قادیان۔ تعداد اراضی۔ قیمت ادا کردہ۔ نام مالک اراضی کس کی معرفت خریدی۔ تاریخ خرید رجسٹری کب کرائی۔ مکان بنوایا یا نہیں بنے ہوئے مکان کی مالیت۔ موجودہ پتہ۔ دستخط مہاجر۔

نوٹ:۔ بعض دوست ایسی اطلاعات حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ اور میاں ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ کو بھجوا دیتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ایسی اطلاعات دفتر امور عامہ میں بھجوائیں۔ تا ریکارڈ کرنے میں تاخیر نہ ہو۔ قائمقام ناظر امور عامہ

تقریری مقابلہ

قیادت ربوہ کے زیر انتظام پندرہ ۱۵ جون بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں خدام کا تقریری مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس مقابلہ میں ربوہ سے باہر کے خدام بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اول آنے والے خادم کو چاندی کا تمغہ پیش کیا جائے گا۔ اور دوم آنے والے کو کپ دیا جائیگا۔ عنوان حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) برکات خلافت (۲) ہماری تربیتی ذمہ داریاں (۳) اسلامی شعار (۴) بہترین شہری (۵) خدمت خلق — مقابلہ میں شرکت کرنے والے دوست اپنے اسماء سے ناظم تعلیم احمد صادق صاحب بنگالی جامعۃ المبشرین ربوہ کو ۱۰ جون تک اطلاع دیدیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

السّابقون السّابقون اُولٰئک المقرّبون

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ۱۸۹۱ء سے ہی جو تحریک جدید کی کی پانچ ہزاری فوج کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے اس تحریک کی اہمیت واضح ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں کہ:۔

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔ کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ مگر حکم اس کا ہے"۔

پس وہ احباب جو دورِ اول کے جہاد میں متواتر حصہ لیتے رہے ہیں۔ اگر اب ان کے انیس سالہ میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا بقایا ہے۔ یا کوئی سال خالی ہے۔ تو اپنا یہ حصہ ادا کر لیں۔ تا ان کا نام بھی انیس سالہ فہرست میں لکھا جائے۔ دورِ اول کے انیس سالہ جہاد میں حصہ لینے والے جن کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "السابقون الاولون" رکھا ہے۔

اور السابقون الاولون کے لئے یہ فرمایا:۔

"تم خدا تعالیٰ کی نظر میں السابقون الاولون میں سے ہو۔ خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کا انعام اور مقرر فرمایا ہے۔ اور دوسرے مومنوں کا اور۔ دوسرے مومنوں کے لئے کہتا ہے۔ کہ انہیں جنت ملے گی۔ نعماء ملیں گی۔ وہ آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ السّابقون الاولون کی نسبت فرماتا ہے۔ السّابقون السّابقون اولٰئک المقرّبون۔ (واقعہ ع ۱) دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماء سے متمتع ہو رہے ہوں گے۔ مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے۔ اور ایک عاشق صادق کے نزدیک خدا تعالیٰ کے عرش کے پائے کے ساتھ کھڑے ہونے کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ وہ اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ جتنی حیثیت ایک کوری اور سچی اشرفی کے مقابلہ میں ایک کھوٹا پیسہ رکھتا ہے۔ ...... تم یہ نہ دیکھو۔ یہ قربانی کتنی بھاری ہے۔ بلکہ یہ دیکھو۔ تمہیں جو انعام ملے گا۔ وہ کتنا بھاری ہے"۔

پس وہ احباب جنہوں نے اب کچھ مہلت حاصل کی ہے۔ وہ بھی یہ کوشش کریں۔ کہ ان کا چندہ بقایا ماہ جون کے آخر تک پورا ہو جائے۔ بعض نے لکھا کہ جون کے پہلے ہفتہ میں ادا ہوگا۔ بہرحال بقایا دار احباب پوری توجہ سے دورِ اول کا بقایا جلد سے جلد پورا کریں۔ تا کہ ان کا نام بوجہ بقایا فہرست انیس سالہ سے کٹ نہ جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

تبدیلی نام

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے توجہ دلانے پر کہ امۃ البشیر نام مشترکانہ ہے میں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا ہی تجویز کردہ اپنا نام "امۃ اللہ" اختیار کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

خاکسارہ امۃ اللہ بقلم خود

اہلیہ ڈاکٹر احسان علی صاحب ۱۷ اسکلوڈ روڈ لاہور

درخواستہائے دعاء

(۱) مخدوم نذیر احمد صاحب ایم ایس۔ سی آف میانی عرصہ سے ٹی۔ بی میں مبتلا ہیں۔ ان دنوں حالت سخت خراب ہو گئی ہوئی ہے وہ دوستوں سے التجا کرتے ہیں کہ ان کی بحالی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ حالت زیادہ خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ محض معجزانہ رنگ میں شفا دے آمین

عبدالرحمن شاکر کلرک دفتر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

(۲) میری لڑکی عزیزہ فیروز بخت ایک عرصہ سے عارضۂ دماغی کی وجہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ احباب سے اور خاص طور پر بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے عزیزہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد نذیر فاروقی امور عامہ ربوہ

(۳) احباب کرام میری سب پریشانیوں اور تکالیف و ابتلاؤں کے جلد دور ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں عبدالواحد علاقہ مقبل

(۴) میرا لڑکا مسعود احمد خاں پنجاب کالج آف ڈینٹل ہسپتال میں سیکنڈ پروفیشنل بی۔ ڈی ایس۔ سی کا امتحان ۲۰ جون کو دے رہا ہے۔ احباب اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اسے اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے آمین۔

عبدالمجید احمدی ٹیچر ہائی سکول وار برٹن ضلع شیخوپورہ

(۵) خاکسار نے امسال ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ میرے نیز دیگر ان دوستوں کے لئے جنہوں نے امتحانات دیئے ہیں خصوصیت سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالمتین خاں ۳۴ عبدالکریم روڈ لاہور

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۴۱۶۸ میں خان محمد ولد چوہدری حیات محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن بوکن کلاں ڈاکخانہ ونیکی تارڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اراضی زرعی سولہ گھماؤں ہے۔ اور ایک رہائشی مکان قیمتی اندازاً -/۲۰۰ روپے ہے۔ میرے گذارہ کی صورت مذکورہ جائیداد کی آمد پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:۔ خان محمد گوندل ذخیرہ بیراں والا چک ۳ ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد غلام احمد ظہور انسپکٹر بیت المال

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔

۱۴۱۶۹ میں بہشت بی بی زوجہ چوہدری رحمت خاں صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن قادر آباد ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد ۱۲ گھماؤں زمین جو بچوں کی طرف سے عارضی طور پر ملی ہے۔ مندرجہ بالا زمین کی آمدنی مجھے چھ مانیاں غلہ آتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا بہشت بی بی

گواہ شد سکینہ خانم اہلیہ چوہدری محمد شفیع موضع قادر آباد ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد رشید بیگم بنت چوہدری رحمت خاں موضع قادر آباد ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۱۴۱۷۲ میں عالم بی بی زوجہ قطب الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن باٹھانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مبلغ -/۲۰۰ روپیہ حق مہر زیور بند مبلغ -/۱۵ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا عالم بی بی زوجہ قطب الدین صاحب۔ گواہ شد صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد بقلم خود بشیر احمد کاتب سکنہ موضع بھڈال ضلع سیالکوٹ

چین میں ۵۲ باغیوں کو پھانسی

لندن ۳ جون۔ نیو چائنا خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق حکومت چین نے شمالی صوبہ میں ایک زبردست انقلابی جماعت کا پتہ لگایا ہے۔ جو مسلح بغاوت کا منصوبہ بنا رہی تھی جماعت کے ۵۲ ممبروں کو سزائے موت اور ۵۰ کو مختلف میعاد کی سزائیں دی گئی ہیں۔

موٹر کے حادثہ میں ۱۹ خواتین ہلاک

ہونسٹن باش (مغربی جرمنی) ۲ جون آج یہاں ۱۹ خواتین موٹر کوچ کے حادثہ میں ہلاک ہوگئیں یہ موٹر کوچ ہونسٹن باش کی کوہستانی سڑک پر ایک درخت سے ٹکرا کر الٹ گئی تھی۔ اس میں صرف خواتین سوار تھیں۔ ان میں سے ایک خاتون چلا رہی تھی۔

برطانوی گھڑی سازی کے پانچ سو سال

لندن میں نمائش منعقد کی جائیگی

لندن ۳ جون۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے، کہ اکتوبر کے مہینہ میں لندن کے گولڈ سمتھ ہال میں گھڑیوں کی ایک نمائش منعقد کی جائے گی۔ جس کی سرپرستی ڈیوک آف اڈنبرا نے منظور کرلی ہے۔ یہ نمائش ۳ اکتوبر سے شروع ہوکر ایک ہفتہ تک جاری رہے گی۔ اور اس میں برطانوی گھڑی سازی کے پانچ سو سال کی جھلک نظر آئے گی۔ ویسے یہ اپنی نوعیت کی پہلی نمائش ہوگی اور اسے منعقد کرنے کا خیال دراصل گھڑی سازی کے برطانوی ادارہ کے ایک اجلاس میں اس وقت پیدا ہوا۔ جب اس کے چیئرمین مسٹر ایم۔ جی بیٹ مین نے اس حقیقت کا حوالہ دیا۔ کہ ۱۹۵۴ء کے دوران میں ۳۰ لاکھ دستی گھڑیاں اور پچاس لاکھ بڑی گھڑیاں تیار کی گئیں۔ اور ان میں سے دو لاکھ دوسرے ملکوں کو برآمد کی گئیں۔

لاہور۔ متحدہ پنجاب کے ایک سابق گورنر سر ہنری کریک انگلستان میں وفات پاگئے۔ ان کی عمر ۷۹ سال تھی۔

دنیا کی تیسری بلند ترین چوٹی ”کنچن چنگا“ سر کرلی گئی

کوہ پیماؤں نے مذہبی عقائد کے احترام کی خاطر چوٹی پر قدم نہیں رکھے

دارجلنگ ۴ جون۔ برطانوی کوہ پیماؤں کی مہم نے دنیا کی تیسری بلند ترین چوٹی کنچن چنگا (۲۸۱۴۶ فٹ) کو سر کرلیا ہے۔ کوہ پیماؤں نے اہل سکم کے مذہبی عقائد کے احترام کے پیش نظر چوٹی پہ قدم نہیں رکھا۔ اور چوٹی سے چند فٹ نیچے رہے۔ اہل سکم کا عقیدہ ہے کہ ”کنچن چنگا“ ان کے دیوتاؤں کا مسکن ہے۔ چوٹی ۲۵ مئی کو سر کی گئی۔

”کنچن چنگا“ سلسلہ ہائے کوہ ہمالیہ کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے اور ”ماؤنٹ ایورسٹ“ کی تسخیر کے بعد اسے دنیا کی غیر تسخیر شدہ بلند ترین چوٹی کی حیثیت حاصل ہوگئی تھی ”کنچن چنگا“ سکم کی سرحد پر واقع ہے۔ اہل سکم اسے ”برف پوش خزائن“ کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اسے اپنے دیوی دیوتاؤں کا مسکن خیال کرتے ہیں۔

برطانوی کوہ پیماؤں کی قیادت ڈاکٹر ایونز نامی ایک باہمت کوہ پیما کے ہاتھ میں تھی۔ ڈاکٹر ایونز اس مہم کے بھی رکن تھے جس نے ۱۹۵۳ء میں ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کیا تھا۔ گذشتہ ہفتے کھٹمنڈو (نیپال) میں یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ کوہ پیما ”یالونگ گلیشیر“ کو عبور کرکے برف پوش چوٹی تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے یہ اطلاع آئی تھی کہ کنچن چنگا کی تسخیر کو بڑی حیرت سے دیکھا جارہا ہے کیونکہ اس کی چڑھائی کو ماؤنٹ ایورسٹ کی نسبت کہیں مشکل قرار دیا جارہا ہے۔

کوہ پیماؤں کی مہم اب واپس دارجلنگ آرہی ہے۔ خیال ہے کہ وہ مون سون سے پہلے پہلے انڈیا آئی ختم کرلیں گے۔ کوہ پیما لورپول سے مارچ میں یہاں پہنچے تھے اور اپریل کے دوسرے ہفتہ میں وہ چوٹی تک پہنچنے کا راستہ دریافت کرنے میں ناکام رہے تھے۔ اس مہم کو بھارتی فضائیہ نے چوٹی کی قریباً دو سو عکسی تصاویر بہم پہنچائی ہیں یہ مہم ”الپائن کلب“ اور ”رائل جغرافیکل کلب“ کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔ اور اس میں ڈاکٹر ایونز مسٹر نارمن ہارڈی (نیوزی لینڈ) ڈاکٹر ار۔ جے کلگ کیپٹن ار۔ اے سٹیفنز مسٹر بمہ اون، مسٹر جان جیکسن مسٹر جے نیل۔ اور مسٹر ٹی۔ ڈی میکلن شامل تھے۔

تسخیر کی کوششیں

کنچن چنگا کو سر کرنے کی پہلی کوشش ۱۹۰۵ء میں کی گئی تھی۔ اس مہم کے دوران چار افراد کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔ ۱۹۲۹ء میں نلوریڈا کے ایک ۲۴ سالہ نوجوان رسی فارمر نے تنہا چوٹی کو سر کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کا آج تک پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کہاں غائب ہوگیا۔ ۱۹۳۱ء میں پروفیسر واہرن فرتھ نامی ایک جرمن کی قیادت میں سوئٹزرلینڈ۔ آسٹریا۔ اٹلی اور برطانیہ کے کوہ پیماؤں پر مشتمل ایک مہم بھیجی گئی جو ناکام رہی۔ ایک سال بعد ایک اور جرمن مہم نے اس چوٹی کو سر کرنے کی کوشش کی لیکن اسے بھی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ ۱۹۳۲ء میں اسے سر کرنے کی ایک اور ناکام کوشش کی گئی۔ اس کے بعد جنگ شروع ہوگئی۔ ۱۹۵۴ء میں چھ برطانوی کوہ پیماؤں نے اس چوٹی کا ابتدائی سروے کیا تھا۔ اس سروے کے دوران جو معلومات حاصل ہوئی تھیں موجودہ مہم انہی کی بناء پر کامیاب ہوئی ہے۔

دیوتاؤں کا مسکن

برطانوی کوہ پیماؤں نے جب اس سال کنچن چنگا کو سر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو اہل سکم نے بہت واویلا کیا اور کہا کہ وہ اپنے دیوتاؤں کے مسکن کو انسانی قدموں سے ناپاک نہیں کرنا چاہتے۔ لہذا برطانوی کوہ پیماؤں کو اس شرط پر مہم بھیجنے کی اجازت دی گئی کہ اگر وہ چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے تو وہ چوٹی پر اپنے قدم نہیں رکھیں گے اور اس سے چند فٹ نیچے رہیں گے۔

سرجان ہنٹ کا خیر مقدم

دنیا کی بلند ترین چوٹی کو فتح کرنے والے کوہ پیماؤں کی مہم کے قائد سر جان ہنٹ نے ایک بیان میں کنچن چنگا کی تسخیر پر مسرت و شادمانی کا اظہار کیا ہے آپ نے کہا ”کنچن چنگا مشکل ترین چوٹی تھی اور اس کی تسخیر واقعی ایک قابل فخر کارنامہ ہے۔ آپ نے اس چوٹی کو ماؤنٹ ایورسٹ اور گوڈون آسٹن دونوں سے مشکل قرار دیا ہے۔ سرجان ہنٹ اور ان کی اہلیہ نے ۱۹۳۷ء میں دو ماہ اس چوٹی کے دامن میں گذارے تھے اور چوٹی تک پہنچنے کے لئے کوئی راستہ تلاش کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

تبتی افسروں کو بھارت سے چلے جانے کا حکم

نئی دہلی ۴ جون۔ حکومت تبت نے ہندوستان میں متعین افسروں کو فوراً تبت آنے کا حکم دیا ہے ان افسروں سے کہا گیا ہے کہ وہ قریب کے چینی قونصل خانہ میں حاضر ہوکر طبی معائنہ کرائیں حکومت تبت نے ہندوستان میں چینی قونصل خانوں سے کہا ہے کہ وہ تبتی افسروں کا طبی معائنہ کریں اور جو بیمار نہ ہوں انہیں تبت واپس بھیجا جائے۔ یاد رہے کہ حکومت تبت نے افسروں کو حکم دیا تھا کہ وہ واپس تبت چلے آئیں۔ لیکن افسروں نے یہ کہہ کر تبت واپس جانے سے انکار کردیا تھا کہ وہ بیمار ہیں۔

مشرقی پاکستان، پنجاب، سرحد اور سندھ میں دستوریہ کے انتخابات کی تیاریاں شروع ہوگئیں

پنجاب کے امیدواروں کی درخواستیں ۱۶ جون تک وصول کی جائیں گی

کراچی ۴ جون۔ مشرقی پاکستان، سندھ، سرحد اور پنجاب میں دستور ساز اسمبلی کے نئے ممبروں کے انتخاب کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ ڈھاکہ ڈویژن کے کمشنر نے جو دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے مشرقی پاکستان کے ریٹرننگ افسر ہیں اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۶ جون تک نامزدگی کے کاغذات وصول کریں گے۔

اگلے ہفتہ سندھ اور صوبہ سرحد مسلم لیگوں کے پارلیمانی بورڈوں کے اجلاس ہو رہے ہیں جن میں دستوریہ کے لئے مسلم لیگی امیدواروں کے نام نامزد کر کے مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ کو بھیجے جائیں گے۔ سرحد مسلم لیگ کے پارلیمانی بورڈ کا اجلاس ۸ جون کو پشاور میں ہو رہا ہے۔ بورڈ کے صدر سردار عبدالرشید نے انتخاب میں حصہ لینے کے خواہشمند مسلم لیگی امیدواروں سے کہا ہے کہ وہ ۶ جون تک اپنی درخواستیں جنرل سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ کے پاس بھیج دیں۔ ہر امیدوار کو درخواست کے ہمراہ پانچ سو روپے بطور ضمانت بھی جمع کرانے ہوں گے۔ سندھ مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کا اجلاس ۱۲ جون کو کراچی میں ہو رہا ہے۔ ادھر لاہور میں دستوریہ کے انتخابات کے سلسلہ میں تاریخوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری اور دستوریہ کے انتخاب کے ریٹرننگ افسر حکیم شجاع الدین نے اعلان کیا کہ جو ممبر انتخاب لڑنا چاہتے ہیں وہ ۱۶ جون تک اپنی درخواستیں ریٹرننگ افسر کو بھیج دیں۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال ۱۷ جون کو کی جائیگی۔ امیدوار ۱۸ جون تک اپنے کاغذات واپس لے سکیں گے۔ پنجاب میں ۱۳ نمائندے منتخب کئے جائیں گے جن میں ایک غیر مسلم ہوگا۔

لاہور مارکیٹ

ماش ۷/ فی سیر۔ مونگ ثابت ۷/ فی سیر۔ مسور ثابت ۷/ فی سیر۔ چنے ۵/ فی سیر۔ کابلی چنے ۱۰/ فی سیر۔ گندم ۱۴/۱۱ روپے فی من۔ آٹا ۱۴/۱۱ روپے فی من۔ گڑ ۷/ فی سیر۔ شکر ۸/ فی سیر۔ چینی دیسی ۱/۸ روپیہ فی سیر۔ تیل توریہ ۱/۸ فی سیر۔ تیل تل ۲/۸ فی سیر۔ گھی ۴/۴ روپے فی سیر۔ بناسپتی ۲/۸ فی سیر۔ مرچ سرخ ۱/۸ فی سیر۔ نمک ۲/ فی سیر۔ ہلدی ۱/۸ تا ۳/۸ روپے فی سیر۔

خشک میوہ۔ بادام ۱/۱۲ تا ۲/۸ فی سیر۔ سونگی ۱/۸ فی سیر۔ کھوپہ ۴/۸ فی سیر۔ سبز پستہ ۱۱/۸ فی سیر۔ گری بادام ۶/۸ فی سیر

اکبری منڈی لاہور

گڑ ۱۳/۸ تا ۱۵/۰۔ شکر ۱۷/۸ تا ۱۹/۰ روپے۔ دیسی کھانڈ ۲۰/۰ تا ۲۱/۰ روپے۔ چاول باسمتی ۲۲ تا ۲۳/۰۔ چنے سیاہ ۱۲/۷۔ سفید ۱۲/۸ روپے۔ ماش سیاہ ۱۳/۰۔ ماش سبز ۱۴/۰ تا ۱۵/۰۔ مرچ سرخ قصوری ۲۵/۰ تا ۳۳/۰۔ مرچ سرخ ڈنڈی توڑ ۱۴/۰ تا ۱۵/۰۔ گندم ۱۰/۰۔ باجرہ ۹/۰۔ مکی سرخ ۸/۰ مکی سفید ۸/۷۔ گوارہ ۷/۰ روپے۔

مشرقی پنجاب کے وزراء پر اکالیوں کا الزام

نئی دہلی ۴ جون۔ مشرقی پنجاب کے مختلف مقامات سے آمدہ اطلاعات کے مطابق کل صوبہ کے متعدد شہروں میں پنجابی صوبہ کی تحریک کے سلسلہ میں مزید گرفتاریاں ہوئیں۔ صرف امرتسر میں ۵۴ اکالی گرفتار کئے گئے۔ شرومنی اکالی دل کے جنرل سیکرٹری سردار اجیت سنگھ نے وزیراعظم پنڈت نہرو کے نام ایک تار میں مشرقی پنجاب کے بعض وزراء پر الزام لگایا ہے کہ وہ اکالی دل کی پر امن تحریک کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

کرنل انوار السادات پیر کو کراچی آئیں گے

قاہرہ ۴ جون۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مصر کے وزیر مملکت کرنل انوار السادات پاکستان اور افغانستان میں کشیدگی دور کرانے کے لئے پیر کو کراچی اور کابل کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں پارلیمانی حکومت بحال کر دی گئی

فضل الحق کا نامزد لیڈر وزارت بنائے گا

ڈھاکہ ۴ جون۔ مشرقی پاکستان میں دفعہ ۹۲ الف ختم کر دی گئی ہے۔ اور مسٹر اے کے فضل الحق کے نامزد لیڈر سے کہا جا رہا ہے کہ وہ فوری طور پر وزارت بنائیں۔ پارلیمانی حکومت کی بحالی کا اعلان وزیراعظم مسٹر محمد علی نے مسٹر فضل الحق اور مشرقی پاکستان کے دوسرے لیڈروں سے ملاقات کے بعد کیا۔ مسٹر محمد علی نے جو کل صبح کراچی سے یہاں پہنچے۔ پارلیمانی حکومت کی بحالی کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ جب سے مشرقی پاکستان میں دفعہ ۹۲ الف نافذ کی گئی۔ اس وقت سے مرکزی حکومت کا یہ خیال رہا ہے۔ کہ جب بھی صوبہ میں کوئی مستحکم حکومت قائم ہونے کے امکانات پیدا ہوں۔ پارلیمانی حکومت فوراً بحال کر دی جائے۔ صوبہ کی سیاسی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد مرکز اب اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں اب مستحکم حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ عام حالات میں متحدہ محاذ کے لیڈر مسٹر فضل الحق کو وزارت بنانے کی دعوت دی جانی چاہیئے تھی۔ جنہیں صوبائی اسمبلی میں اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ لیکن ملک کو دستور ساز اسمبلی کے سلسلے میں جن مسائل کا سامنا کرنا ہے۔ اس کے پیش نظر مسٹر فضل الحق نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنا یہ حق اپنے نامزد کو منتقل کریں۔ اور اپنا تمام وقت اور طاقت ان اہم ترین مسائل کے لئے وقف رکھیں۔ وزیراعظم نے بتایا۔ کہ نئی وزارت جلد سے جلد بنانے کے سلسلے میں ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

مسٹر محمد علی نے جو کل صبح کراچی سے یہاں پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ اگر میں نے دستوریہ کے انتخاب میں حصہ لیا بھی تو صرف مسلم لیگ اور مشرقی پاکستان کی طرف سے حصہ لوں گا۔ مسٹر محمد علی اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے لئے متحدہ محاذ کی طرف سے انتخاب میں حصہ لیں گے۔ اور یہ کہ متحدہ محاذ انہیں اپنا امیدوار نامزد کرنے کو تیار ہے۔ ان قیاس آرائیوں کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے وزیراعظم نے بتایا کہ اگر پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ نے مجھے ٹکٹ نہ دیا۔ تو میں دستور ساز اسمبلی کے لئے انتخاب ہی نہیں لڑوں گا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے لئے مرکزی پارلیمانی بورڈ کے فیصلہ کی پابندی لازمی ہوگی۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر محمد علی نے بتایا۔ کہ وہ ڈھاکہ میں اپنے قیام کے دوران مختلف جماعتوں کے لیڈروں اور نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔

اس سوال کے جواب میں کہ سیاسی نظر بندوں کو جن میں اسمبلی کے کئی ممبر بھی شامل ہیں کب رہا کیا جائے گا۔ تاکہ وہ دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لے سکیں۔ وزیراعظم نے کہا۔ ہم دیکھیں گے۔ بیگم عالیہ محمد علی وزیر صحت مسٹر ابوالحسین سرکار وزیر مملکت برائے خزانہ مسٹر مرتضیٰ رضا چودھری وزیراعظم کے ہمراہ تھے۔ ہوائی اڈہ پر گورنر مشرقی پاکستان مسٹر شہاب الدین چیف سیکرٹری مسٹر این ایم خاں اور دوسرے اعلیٰ حکام نے وزیراعظم کا استقبال کیا۔ وزیراعظم کے خاندان کے افراد نے بیگم عالیہ محمد علی کو ہار پہنائے۔

دستوریہ کا اجلاس ۲۹ جون کو ہوگا

کراچی ۴ جون۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق پاکستان کی نئی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس مری میں اس ماہ کے اواخر میں منعقد ہوگا۔ بہت جلد اس سلسلہ میں سرکاری اعلان جاری کر دیا جائیگا۔ لیکن خیال ہے۔ دستوریہ کا اجلاس غالباً ۲۹ جون کو ہوگا۔ اسمبلی کے مقام انعقاد کو مری سے کراچی تبدیل کرنے کے فی الحال کوئی آثار نہیں ہیں۔ مری میں دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کے لئے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔

ہندوستان میں سالک ٹیکوں کی تیاری

نئی دہلی ۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کی وزارت صحت ہندوستان میں بچوں کے فالج کے سالک ٹیکے تیار کرنے کی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔ ہندوستان کے طبی ماہرین کا عنقریب ایک اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں فالج اطفال کے ٹیکے ہندوستان میں تیار کرنے کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ ہندوستان میں تیار شدہ ٹیکے امریکی ٹیکوں کی نسبت ارزاں رہیں گے۔

نئی دہلی ۴ جون۔ صدر جمہوریہ ہند نے کل ایک آرڈی ننس کے ذریعہ مغویہ افراد کی بازیابی کے ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء کی میعاد میں مزید توسیع کر دی ہے۔